بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ — ۲۴ تبوک ۱۳۴۴ ہش ۲۶ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء — نمبر ۲۱۸

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۳ ستمبر بوقت ½ ۸ بجے صبح

کل بھی حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

— تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کے عملہ نے اپنی تنخواہ کا پچیس فیصدی قومی دفاعی فنڈ میں پیش کیا ہے۔ کل رقم نیشنل بنک بدوملہی میں جمع کرا دی گئی ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں)

— نظارت اصلاح و ارشاد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "تذکرۃ الشہادتین" کے ایڈیشن اول کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس تصنیف مذکورہ کے ایڈیشن اول کا کوئی نسخہ ہو۔ تو وہ براہ کرم بذریعہ نظارت ہذا کو عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔ بعد استفادہ انہیں کتاب واپس ارسال کر دی جائے گی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابہ کرامؓ کے کفار پر غالب رہنے کی اصل وجہ کیا تھی؟

وہ صبر، مصابرت اور مرابطت کے اوصاف سے پوری طرح متصف تھے

"دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعم پسند اور خورد و نوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟ نہیں یہ بات تو نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی ان کی نسبت آیا ہے کہ وہ قائم اللیل اور صائم الدہر ہوں گے۔ ان کی راتیں ذکر اور فکر میں گزرتی تھیں۔ اور ان کی زندگی کیسے بسر ہوتی تھی؟ قرآن کریم کی ذیل کی آیہ شریفہ ان کے طریق زندگی کا پورا پورا نقشہ کھینچ کر دکھاتی ہے۔ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور یا ایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا الآیہ اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔

رباط ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کے لئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے اور اس رباط کے لفظ سے انہیں پوری اور سچی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ان کے سپرد دو کام تھے۔ ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور دوسرا روحانی مقابلہ۔ اور رباط لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں اور یہ ایک لطیف بات ہے کہ گھوڑے وہی کام کرتے ہیں جو سدھائے ہوئے اور تعلیم یافتہ ہوں۔ آجکل گھوڑوں کی تعلیم و تربیت کا اسی انداز پر لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اور اسی طرح ان کو سدھایا اور سکھایا جاتا ہے جس طرح بچوں کو سکولوں میں خاص احتیاط اور اہتمام سے تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر ان کو تعلیم نہ دی جائے اور وہ سدھائے نہ جائیں تو وہ بالکل نکمے ہوں اور بجائے مفید ہونے کے خوفناک اور مضر ثابت ہوں۔ یہ اشارہ اس امر کی طرف بھی ہے کہ انسانوں کے نفوس یعنی رباط بھی تعلیم یافتہ ہونے چاہئیں اور ان کے قویٰ اور طاقتیں ایسی ہونی چاہئیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی حدود کے نیچے چلیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو وہ اس حرب اور جدال کا کام نہ دے سکیں گے جو انسان اور اس کے خوفناک دشمن یعنی شیطان کے درمیان اندرونی طور پر ہر لحظہ اور ہر آن جاری ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۵۴، ۵۵)

صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان نے قومی دفاعی فنڈ کیلئے پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ جمع کر لیا

صدر انجمن احمدیہ نے قومی دفاعی فنڈ کی تحریک ہوتے ہی ایک لاکھ روپیہ کی رقم اس فنڈ میں جمع کرا دی تھی اور تمام انجمن ہائے احمدیہ کو پُر زور تحریک کی تھی کہ وہ فراخ دلی سے اس میں حصہ لیں۔ بحمد اللہ مرکز نے بھی فوری طور پر دس ہزار روپے کی رقم جمع کرا دی۔ بیرونی جماعتوں سے نہایت خوشکن اطلاعات آ رہی ہیں کہ جماعت کے افراد مرد و زن دل کھول کر چندہ دے رہے ہیں اور مقامی افسران سے ہر طرح تعاون کر رہے ہیں — ربوہ میں صرف کارکنان صدر انجمن احمدیہ نے اس فنڈ کے لئے ۳۵۰۰۰ روپیہ جمع کر لیا ہے۔ انہوں نے دیگر اہالیان ربوہ کی طرح اپنی کئی دن کی آمد اس فنڈ میں جمع کرانے کے لئے پیش کی ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء

انجمن اقوام متحدہ کی بنیاد

اخلاقی اصولوں پر ہونی چاہیئے

جب سے انسان کی تاریخ معلوم ہوتی ہے۔ باہم لڑائی جھگڑوں سے بھرپور نظر آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تاریخ شروع ہی سے اسی طرح لکھی گئی ہے کہ قبائل سے قبائل اور قوموں سے قوموں کی لڑائی کے تذکرے بیان ہوتے رہے ہیں۔ زبانی قصے ہوں یا جب تحریر کا رواج ہوا تو تحریر دل میں حقیقی یا خیالی جنگوں کی داستانیں ہی بیان کی گئی ہیں۔ اور جنگ و جدل کی کہانیوں ہی سے انسانی ذہن کو گرمایا جاتا رہا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ جنگ و جدل انسانی زندگی کا ایک لازمہ بنا چلا آیا ہے۔

پھر ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے کے لئے ہر زمانہ میں جنگی اسلحہ میں تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ پہلے اگر انسان مکوں سے لڑتے تھے۔ تو بعد میں پتھر اور لکڑی کے ہتھیاروں سے لڑنے لگے۔ پھر اس سے بڑھ کر لوہے کی تلواریں برچھیاں استعمال ہونے لگیں۔ اور اس طرح جنگی ساز و سامان میں کافی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ بارود کی ایجاد سے بندوق توپ وغیرہ معرض وجود میں آئے۔ اور اب تو اتنے مہلک ہتھیار ایجاد ہو گئے ہیں کہ انسان خود اپنے آپ سے ڈرنے لگا ہے۔ اور اس کو ڈر ہے کہ اگر خدانخواستہ ان ہتھیاروں کا کبھی وسیع استعمال ہوا تو دنیا ہی ختم ہو جائے گی۔

جن لوگوں نے سائنس کی ترقی کے ساتھ جنگی سامانوں میں بھی اس حد تک اضافہ کیا ہے۔ دو عالمگیر جنگوں نے ان پر واضح کر دیا ہے کہ اگر جنگوں کو ختم کرنے کی تدابیر نہ کی گئیں۔ تو واقعی دنیا تباہ ہو جائیگی چنانچہ پہلی عالمگیر جنگ کے بعد انہوں نے لیگ آف نیشنز کے نام سے ایک انجمن بنائی۔ چونکہ یہ پہلی کوشش تھی اس لئے اس میں بہت سی خامیاں رہ گئیں۔ دراصل اس کے پیچھے چند اقوام کا اپنا مفاد کام کر رہا تھا اس لئے یہ انجمن جانبر نہ ہو سکی۔

دوسری عالمگیر جنگ کے بعد پھر ان اقوام نے انجمن اقوام متحدہ کی انجمن کے نام سے بنائی ہے۔ پہلی انجمن کے تجربہ سے کچھ فائدہ اٹھا کر اس انجمن کے اصول ذرا وسیع تر پیمانے پر بنائے گئے ہیں۔ مگر اس کے باوجود اس میں بھی بنیادی خامیاں ویسی کی ویسی ہی قائم رہی ہیں جو یہ ہیں کہ اس کا ڈھانچہ ایسا بنایا گیا ہے کہ چند اقوام کو اسے اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کا خاص موقعہ حاصل ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جہاں تک بین الاقوامی سیاست کا تعلق ہے۔ یہ انجمن چند بڑی اقوام کی جنگ زرگری کا اکھاڑا ہے۔ اس لئے جہاں تک اصول کا تعلق ہے۔ ایسی انجمن ضرور ہونی چاہیئے مگر موجودہ انجمن کے دستور میں جب تک خاص تبدیلیاں نہ کی جائیں۔ وہ حقیقی معنوں میں تمام دنیا کی اقوام کے لئے یکساں مفید نہیں ہو سکتی۔ اور نہ حقیقی عدل و انصاف کے اصول بین الاقوامی معاملات میں بروئے کار آسکتے ہیں۔ اس لئے یہ انجمن بھی باوجودیکہ اس کے اصول وسیع تر ہیں اور کسی قدر اس نے دنیا میں قیام امن اور معیار زندگی بلند کرنے کا ابتدائی کام ضرور کیا ہے۔ پھر بھی جو محکمے اس کے زیر اثر کام کر رہے ہیں۔ وہ کما حقہ صحیح کام نہیں کر سکتے۔ جب تک یہ انجمن پوری پوری طرح جانبداری سے بالکل پاک نہ ہو۔

بہرحال لیگ آف نیشنز اور انجمن اقوام متحدہ کی قسم کی انجمن بنانے کا احساس اقوام میں بیدار ہو چکا ہے۔ اگرچہ پوری طرح ایسی انجمن کی حقیقت کو بروئے کار نہیں لا سکیں۔ اسلام کی حقانیت کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ اس نے آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے ہی ایک ایسی انجمن برپا کرنے کے اصول دنیا کے سامنے پیش کر دیئے ہیں۔ ذیل میں ہم اس کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کچھ اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی تصنیف احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں فرمایا ہے۔

"جھگڑوں کے مٹانے کے لئے ایک عجیب حکم دیا ہے جسے آج ہم لیگ آف نیشنز کی شکل میں دیکھتے ہیں۔ لیکن ابھی تک یہ لیگ بھی مکمل نہیں ہوئی۔ جس حد تک کہ اسلام اس کو لے جانا چاہتا ہے۔ اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ

وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدٰھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓء الی امر اللہ فان فآءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین۔ انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون ۵ (الحجرات ۱۰-۱۱)

یعنی اگر دو قومیں مسلمانوں میں سے آپس میں لڑ پڑیں۔ تو ان کی آپس میں صلح کرا دو۔ یعنی دوسری قوموں کو چاہیئے کہ بیچ میں پڑ کر ان کو جنگ سے روکیں۔ اور جو وجہ جنگ کی ہے اس کو مٹائیں۔ اور ہر ایک کو اس کا حق دلائیں۔ لیکن باوجود اس کے ایک قوم باز نہ آئے۔ اور دوسری قوم پر حملہ کر دے۔ اور مشترک انجمن کا فیصلہ نہ مانے تو اس قوم سے جو زیادتی کرتی ہے سب قومیں مل کر لڑو۔ یہاں تک کہ خدا کے حکم کی طرف لوٹ آئے یعنی ظلم کا خیال چھوڑ دے پس اگر وہ اس امر کی طرف مائل ہو جائے۔ تو ان دونوں قوموں میں صلح کرا دو۔ مگر انصاف اور عدل سے۔ اور انصاف سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام ص ۲۲۷-۲۲۸)

"دراصل بات یہ ہے۔ کہ کبھی بین الاقوامی جھگڑے دور نہ ہوں گے۔ جب تک اقوام بھی اپنے معاملات کی بنیاد اخلاق پر نہ رکھیں گی۔ جس طرح کہ افراد کو کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے کاموں کی بنیاد اخلاق پر رکھیں۔ اسی طرح حکومتوں کو بھی اخلاق کی نگہداشت کی طرف توجہ دلانی چاہیئے۔ فسادات بعض اسباب سے پیدا ہوتے ہیں۔ پہلے ان کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ پھر خود جھگڑے کم ہو جائیں گے اور اگر باوجود اس اصلاح کے کسی وقت کوئی جھگڑا پیدا ہو جائے تو اس کو دور کرنے کے لئے اسلامی اصول پر ایک انجمن اصلاح بنانی چاہیئے۔ جو ان جھگڑوں کا فیصلہ کرے"۔

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام ص ۲۳۰)

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ موجودہ "انجمن اقوام متحدہ" میں وہی بنیادی خامی ہے۔ جو تہذیب حاضر کی بنیادی خامی ہے۔ یعنی انہوں نے سب کچھ اپنی عقلوں پر ڈال دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اس میں کوئی حصہ باقی نہیں رہنے دیا۔ کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں دخل نہ ہو صحیح اخلاقی نظام قائم نہیں ہو سکتا۔ یہ درست ہے کہ انسانی کاموں میں خداداد عقل کا بڑا دخل ہے۔ مگر تکمیل حیات کے لئے وحی والہام دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کی رسالت کے بغیر عقل کی روشنی صحیح کام نہیں کر سکتی۔ جس طرح آنکھ کی روشنی بغیر بیرونی روشنی کے بے کار ہوتی ہے۔ اسی طرح عقل آسمانی حکمت کے بغیر کام نہیں دے سکتی۔

ہمیں یقین ہے کہ وہ دن دور نہیں ہے جب انسانی عقل اس حقیقت کو پا لے گی۔ اور ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ صرف دین اسلام ہی جس کو دین الٰہی کی آخری ایڈیشن کہنا چاہیئے۔ دنیا کی اس حقیقت کی طرف راہ نمائی کرے گا۔ اسلام جہاں ایک حقانی اصول بچے تلے سادہ الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ وہاں اس کے دلائل بھی ایسے پیش کرتا ہے۔ جو انسانی عقل کو اپیل کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک طرف پرانے دینی تعصبات اور دوسری طرف عقیدت کے مظاہر اسلام کے راستہ میں سخت رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام یقینی رفتار کے ساتھ پیش قدمی کر رہا ہے۔ البتہ ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ لوگ جو دین اسلام کے مضمرات سے اچھی طرح واقف ہیں آگے بڑھیں اور وسیع پیمانہ پر ساری دنیا میں اس کی سچائیاں بکھیر دیں۔ اس طرح یقیناً وہ دن جلد آسکے گا جب دنیا اپنے اعمال کو زیادہ سے زیادہ اسلامی اصول کے مطابق ڈھال لے گی۔ اور انجمن اقوام متحدہ صحیح معنوں میں فعال بن جائے گی۔

امریکہ میں تبلیغِ اسلام

ڈیٹن (اوہایو) کے مقام پر پہلی باقاعدہ مسجد کی تعمیر — مختلف تقاریب میں تقاریر

مقامی پریس میں مسجد کا ذکر — ۱۴ افراد کا قبولِ اسلام

(سہ ماہی رپورٹ اپریل تا جون ۱۹۶۵ء)

(از مکرم سید جواد علی صاحب مبلغِ امریکہ مقیم واشنگٹن)

(۳)

متفرق

ہر بدھ کو قرآن کریم کے مطالعے کی کلاس لگتی رہی۔

لجنہ کے ماتحت ہر پہلے اور تیسرے ہفتے میں ایک صنعتی کلاس منعقد کی جاتی رہی جس میں سینا پرونا اور کھانا تیار کرنے کی ٹریننگ دی جاتی رہی۔

جماعت کے ایک دوست ابوالکلام نے دو ہفتہ کی رخصت لی اور یہ وقت انہوں نے تبلیغ کے لئے وقف کیا۔ وہ ایک دوسرے شہر میں اپنے عزیزوں میں گئے۔ ان کو تبلیغ کی لٹریچر تقسیم کیا۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں پٹس برگ کے ایک نیگرو اخبار کے ایڈیٹر سے انٹرویو ہوا۔ ایک تھائی لینڈ کے ڈاکٹر ایم۔ ڈی کیساتھ بھی ملاقات ہوئی۔ ان دونوں احباب کے ساتھ لمبی گفتگو ہوئی اور ان کو لٹریچر دیا گیا اخبار میں دو مضامین بھی شائع ہوئے۔

ڈیٹن مسجد کے چندے کی تحریک کے جواب میں پٹس برگ مشن کے دو ممبران ابوالکلام اور احمد شہید نے ۱۰۰ $ ہر ایک نے ادا کیا۔ ایک بہن حمیدہ عزیز نے ۵۰ $ دئے۔

اتوار کے اجلاسات اور جمعہ کے خطبات میں موقع کے مطابق لیکچرز کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات کا انگریزی ترجمہ کرکے ممبران کو سنایا جاتا رہا۔

مبلغ انچارج امریکہ مشن کی حیثیت سے تمام مشنوں کو تین تحریکات کی گئیں جو کامیاب رہیں۔

عید الاضحیٰ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبے کا انگریزی ترجمہ کرکے مشنوں کو بھجوایا گیا۔ اسی طرح ملفوظات کے پندرہ اقتباسات کا ترجمہ کرکے مشنوں کو اتوار کے اجلاسات میں پڑھنے کے لئے بھجوایا گیا۔

پٹس برگ کے ایک ممبر ابوالکلام اور نیوجرسی کی ایک بہن سعیدہ لطیف نے ان اقتباسات کو ٹائپ کرنے میں مدد دی۔ اسی طرح فلاڈلفیا کے ایک خادم منیر حامد نے ۱۰۰ کے قریب احتجاجی خطوط ٹائپ کئے جو مشنوں کو اور افراد کو بھجوائے گئے۔ قارئین سے ان احباب کے اخلاص میں زیادتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کئی احباب کو ان کے خطوط کے جوابات ارسال کئے گئے۔

سفر

اس عرصہ میں خدام الاحمدیہ فلاڈلفیا کے زیرِ انتظام فلاڈلفیا کا سفر کیا۔ فلاڈلفیا سے واشنگٹن گئے۔ کنونشن اور مالی امور کے بارے میں خاکسار سے مشورہ کیا۔ اسی سلسلہ میں خاکسار پٹس برگ بھی گیا۔

ڈیٹن مسجد کے سلسلے میں ڈیٹن کا سفر کیا اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سلسلے اور مسلم سن رائیز کے بارے میں مشورہ کے لئے سفر کیا۔ دورانِ سفر مسافروں کو تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔

بیعت

پانچ افراد نے اسلام قبول کیا۔ تین کلیولینڈ میں۔ ایک پٹس برگ میں اور ایک بلوا کی بہن۔ کلیولینڈ کے بیعت کنندگان میں سے دو سفید نوجوان ہیں جو سید عبدالرحمٰن صاحب کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے ہیں۔

حلقہ شکاگو

اس حلقہ کے انچارج مکرمی شکر الٰہی صاحب حسین ہیں۔ آپ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

تبلیغی اور تربیتی کلاس:۔ ہر اتوار کو مشن ہاؤس میں لیکچر ہوتا ہے جس میں نومسلموں کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوتے ہیں۔ اجلاس کے بعد نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ نماز جمعہ باقاعدہ ادا کی جاتی رہی۔

نئی بیعتیں:۔ اسی عرصہ میں چار افراد نے اسلام قبول کیا۔ ان میں سے ایک سول انجینئر ہیں۔ یہ نوجوان ہندوستان کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں انہیں تبلیغ کا بڑا شوق اور جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اخلاص اور استقامت دے اور سلسلے کے لئے بڑا مفید بنائے۔

ایک دفعہ سینٹ لوئیس مشن کا سفر:۔ دورہ کیا اور زین دفعہ Zion گیا۔ شروع اپریل میں فلوریڈا میں ایک مذہبی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے گیا۔ ڈیٹن میں مبلغینِ امریکہ کی کانفرنس میں شامل ہوا۔

عید الاضحیٰ:۔ اس موقعہ پر شکاگو کے ۹ افراد نے قربانی دی۔ ان قربانیوں کا انتظام کیا گیا۔ ایک عشائیہ دیا جس میں ۶۰ کے قریب احباب شامل ہوئے۔ ان میں چند عیسائی اور یہودی ڈاکٹر بھی تھے سب مہمانوں کو پیغامِ حق پہنچانے کا موقع ملا۔

جنوبی فلوریڈا میں ایک مذہبی کانفرنس ہوئی اس میں خاکسار نے اسلام کی نمائندگی کی۔ اسلام کے علاوہ یہودی۔ پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک نمائندوں نے حصہ لیا۔ اس کانفرنس میں شامل ہونیوالے پانچسو کے قریب کالج اور ہائی سکول کے طلباء تھے۔ یہ نوجوان امراء کے خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے اور فلوریڈا کے مختلف مقامات سے آئے تھے۔ تین دن مختلف پروگراموں میں حصہ لیا۔ خدا کے فضل سے اسلام کی تعلیم کی برتری کا شامل ہونے والوں کی اکثریت نے اعتراف کیا۔

عیسائیت کے نمائندوں نے نوجوانوں کے سوالات خاص کر خدا کی ذات۔ گناہ۔ کفارہ۔ جزا سزا وغیرہ سے تعلق رکھنے والوں کے جوابات دینے سے گریز کیا۔ انہوں نے اقرار کیا کہ عیسائیت کے عقائد عقل کے خلاف ہیں مگر ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنی نجات کے لئے ان پر ایمان لائے اس سے نوجوانوں کی کب تسلی ہو سکتی تھی۔ کئی طلباء نے ان عقائد کے متعلق مختلف پیرایہ میں سوالات کئے مگر ہر بار پادریوں نے ٹال دیا یہی وجہ ہے کہ عام عیسائی نوجوان عیسائیت سے بغاوت کرکے لامذہب ہو جاتے ہیں۔ اس کی ساری ذمہ واری عیسائیت کے غیر فطری عقائد اور پادریوں پر ہے۔ اس کانفرنس میں اسلام کا بول بالا رہا۔

دو گرجوں میں تبلیغِ اسلام

ہماری نومسلم جرمن بہن جو اپنے چرچ میں بڑی مستعد تھی نے درخواست کی کہ میں ان کے ساتھ ان دو چرچوں کے پادریوں سے ملاقات کروں اور انہیں اسلام اور احمدیت کا پیغام دوں جن سے اسلام قبول کرنے سے پہلے ان کا تعلق تھا۔ خاکسار ان کے ساتھ ہر دو چرچوں کے پادریوں کو پیغامِ حق دینے کے لئے گیا۔ اس بہن نے بھی انہیں اپنے مذہب کی تبدیلی کی وجوہات اور حالات بتائے۔

دو عشائیے:۔ جون کے مہینے میں دو عشائیے دیئے جن میں پچاس کے قریب احباب شامل ہوئے۔ اس موقع پر مہمانوں کی روحانی غذا سے بھی تواضع کی گئی۔ ان عشائیوں کی تیاری برادرم مکرم چوہدری محمد رشید صاحب نے کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت بہت جزا دے۔

حلقہ ڈیٹن

اس حلقہ کے انچارج مکرمی بشیر عبدالحمید صاحب ہیں۔ آپ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ:۔

مشن ہاؤس:۔ ایک سفید دوست جو کہ اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں مشن میں آئے۔ وہ مسجد بنتی ہوئی دیکھ کر بڑے حیران ہوئے کہ کس طرح ایک چھوٹی سی جماعت نے اتنا عظیم کام اپنے ذمے لے لیا ہے۔ ایک پادری سے ٹیلیفون پر بات کرنے سے واقفیت ہوئی تھی وہ اپنے لڑکے کے ساتھ مشن میں آیا۔ کافی دیر اس کے ساتھ اسلام اور عیسائیت کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی۔ کتاب مسیح ہندوستان میں پڑھنے کے لئے دی۔ ایک اور پادری اپنی بیوی کے ساتھ مشن میں آیا۔ ان کو بھی اسلام کا پیغام دیا گیا۔ ایک پادری نے کچھ کتابیں پڑھنے کیلئے دیں۔ جب وہ کتابیں واپس لینے کے لئے آیا تو اس کو اسلام کا پیغام دیا گیا اور عیسائیت کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر پیش کیا گیا کافی دلچسپ بحث ہوتی رہی۔ ایک سابق لوتھرن پادری جو اب ایک سکول ٹیچر ہے اور عرصہ سے زیرِ تبلیغ ہے مشن میں آیا۔ اس کو یہ یقین ہو گیا ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اس کا نوجوان لڑکا بھی کافی دلچسپی لے رہا ہے۔

ڈیٹن کے نزدیک کے ایک گاؤں سے ایک اور سفید نوجوان مشن میں آیا جس کو اسلام کا پیغام دیا گیا۔ سب حوالے بائیبل سے نکال کر دکھائے گئے۔ وہ دلائل سنکر حیرانی سے پوچھنے لگا کہ اس کے پادریوں نے کیوں اس کو اس طرح نہ سکھایا۔۔۔۔ اسی طرح ایک یہودی مشن میں آیا۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

احمدی نوجوانوں کی اہم ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:۔

"میور جیسا اسلام کا شدید ترین دشمن لکھتا ہے کہ جب جنگ احزاب ہوئی مسلمانوں کی تعداد اتنی کم تھی اور دشمن کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ یہ بات سمجھ میں ہی نہیں آتی کہ وہ دشمن سے لڑائی کس طرح کرتے تھے دشمن کی بہت بڑی تعداد تھی اور پھر وہ متواتر حملے کرتا تھا۔ کبھی دن بار یاں مقرر کر کے دشمن حملے کرتا رہتا تھا تا چوبیس ۲۴ گھنٹے متواتر حملہ ہو سکے۔ اور مسلمان تھک جائیں۔ اس وقت مسلمان صرف بارہ سو کی تعداد میں تھے۔ جن میں سے پانچ سو عورتوں کی حفاظت پر مقرر تھے۔ لڑنے والے لشکر کے صرف سات سو آدمی تھے۔ لیکن دشمن کی تعداد پندرہ ۱۵۰۰۰ ہزار تھی دشمن اگر اپنے لشکر کو پانچ حصوں میں بھی تقسیم کرتا تو ایک ایک وقت میں مسلمانوں کے سامنے کفار کا تین تین ہزار کا لشکر آتا تھا اور ہر حصہ کی قریباً پانچ پانچ گھنٹے باری آتی تھی۔ اس طرح وہ متواتر ۲۴ گھنٹے لڑائی کر سکتا تھا۔ لیکن مسلمانوں کا لشکر اتنا تھوڑا تھا کہ وہ لشکر کو آدھا آدھا بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اور پھر ایک میل کا لمبا خندق تھا جس پر وہ پھیلے ہوئے تھے۔ پس جب دشمن باری باری پانچ گھنٹے کے بعد حملہ کرتا تو مسلمانوں کو بغیر آرام چوبیس گھنٹے لڑنا پڑتا۔ اور پھر بھی وہ دشمن کے مقابلہ پر صرف اس کی تعداد سے چوتھا حصہ لشکر لا سکتے تھے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ لوگوں کو سونے کا موقعہ نہ ملتا۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ اس جنگ میں کئی دن سونے کا موقع نہ ملا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جاگتے ہوئے کئی دن گذر گئے تو آپ نے اپنی ایک بیوی سے جو آپ کے پاس تھیں کہا کہ مجھے اتنے دن بغیر سوئے گذر گئے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ مجھے اب کچھ سو لینا چاہئے۔ تا کہ میری صحت قائم رہ سکے لیکن دشمن چاروں طرف سے حملہ کر رہا ہے ہوشیاری سے کام لینا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی ایسا آدمی مل جائے جو خیمے کا پہرہ دے تو میں تھوڑی دیر کے لئے سو جاؤں اتنے میں باہر سے ہتھیاروں کی جھنکار کی آواز آئی۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ آپ بہت دنوں سے سو نہیں سکے۔ لڑائی میں اب کچھ وقفہ تھا میں نے خیال کیا کہ میں چل کر خیمہ کا پہرہ دوں تا آپ تھوڑا سا سو لیں۔ یہ قربانی اور ایثار کی کتنی شاندار مثال ہے کہ آپ متواتر کئی دن جاگتے رہے اور ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں سو سکے اور پھر جب آپ تھک گئے تو ایک صحابی جو خود آپ کی طرح جاگتا رہا تھا فوراً آپہنچا کہ میں پہرہ دیتا ہوں آپ سو جائیں یہی باتیں تھیں جنہوں نے یہاں بیان فرمائی ہے کہ فصل لربک وانحر۔ تو دعائیں کر اور بڑی بڑی قربانیاں پیش کر۔ تمہارا مقابلہ بڑا سخت ہو گا اگر تو دعائیں کرتا گیا اور قربانیاں پیش کرتا رہا تو لازماً تیری خیر کثیر دشمن پر غالب آ جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ان دعاؤں اور قربانیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ کوثر قائم ہو گیا اور دشمن کی مخالفت ختم ہو گئی"

(تفسیر کبیر جز چہارم۔ حصہ سوم ۱۹۴۳ء)

اسلام کا غلبہ آج بھی وابستہ ہے ہماری طرف سے ان بے مثال دعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ جو صحابہ کرامؓ کی یاد کو تازہ کر دیں حضور انور نے ان دعاؤں اور قربانیوں کے لئے ہم کو چن لیا ہے۔ کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کفر و باطل کے سامنے سیسہ پگھلائی دیوار کی طرح سینہ سپر ہو جائے اور سمجھے کہ اس کی کمزوری سے پوری قوم کو نقصان پہنچ سکتا ہے پس موجودہ صورت حال میں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہر احمدی نوجوان سے میری درخواست ہے کہ جس حد تک وہ وقت دے سکے اپنے آپ کو ملک و ملت کی خدمت کے لئے وقف کر دے خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنا فرض پہچان کر اسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

راجہ محمد اسلم سجاد ڈھنگوالی ضلع جہلم

شہری دفاع کے لئے ضروری ہدایات

خطرہ

جونہی سائرن ایک بار چڑھتی اور پھر اترتی آواز سے بجے تو یہ خطرہ کا سگنل ہے۔ اور حفاظتی تدابیر پر فوری عمل ضروری ہے۔

روشنی

فوراً تمام بتیاں گل کر دیں۔ بجلی گیس اور پانی کی لائن مین سے (مین سوئچ) بند کر دیں۔

گھر سے باہر

اگر آپ کھلے میدان میں ہوں تو فوراً قریبی پناہ گاہ اگر ہے یا عمارت میں چلے جائیں اگر قریب کوئی عمارت نہ ہو تو پیٹ کے بل اس طرح لیٹ جائیں کہ کہنیاں زمین پر لگی ہوں مگر سینہ زمین سے نہ چھوئے دانتوں میں رومال یا کوئی اور کپڑا لیں کانوں میں روئی رکھ لیں یا ہتھیلیوں سے ان کو ڈھانپ لیں۔

عمارت کے اندر

اگر آپ کسی عمارت میں ہوں تو درمیانی کمرے یا نچلی منزل کی گلی میں پناہ لیں۔ سب سے زیادہ محفوظ نچلی منزل کی سیڑھیوں کے نیچے ہوتی ہے۔ جن دروازوں اور کھڑکیوں میں شیشے لگے ہوں ان سے دور رہیے کھڑکیاں کھلی رہیں بہتر ہیں مگر پٹ ہلیں نہیں۔ نہ لیٹیں نہ کھڑے رہیں آپ کسی چیز پر بیٹھ جائیں۔ اگر عمارت کی چھت کمزور ہے تو میز کے نیچے بیٹھیں۔

گاڑیاں

اپنی گاڑی کو فوراً روک دیں اور ایک طرف کھڑا کر دیں۔ خیال رہے کہ گاڑی کسی وارڈن پوسٹ، فرسٹ ایڈ پوسٹ، پولیس تھانہ، آگ کے خطرہ کے سگنل، پانی کے تالاب، پٹرول پمپ کے قریب یا سامنے نہ کھڑا کریں اور نہ ہی اہم والی سڑک پر روکیں۔ گاڑی کو تالا نہ لگائیں بلکہ اسکے شیشے اتار دیں۔ اگر آپ جانور سے کھینچنے والی گاڑی چلا رہے ہوں تو جانور کو گاڑی سے نکال کر قریبی درخت یا جنگلے سے باندھ دیں۔ بجلی کے کھمبے یا پانی کے نل سے نہ باندھیں۔

اگر آپ ریل میں ہوں تو کھڑکی کی کھڑکی گرا دیں اور خود یا تو اپنی سیٹ کے نیچے یا گاڑی کے فرش پر پناہ لیں۔

گاڑیوں کی روشنی

اپنی موٹر وغیرہ کے ہیڈ لیمپ کے اندر ریفلیکٹر کے اوپر خاکی رنگ کا کاغذ چڑھا دیں۔ ہیڈ لیمپ کے شیشہ کو سیاہ رنگ یا گہرا نیلا رنگ اس طرح کریں کہ صرف درمیان میں ایک ½ انچ پٹی باقی رہے۔

گاڑی کے عقب کی روشنی کو اور اس روشنی کو جو گاڑی کو روکتے وقت جلتی ہے ایک اخباری کاغذ سے ڈھانپ دیں ان روشنیوں کے بلب ۶ واٹ سے زیادہ نہ ہوں۔ گاڑی موڑتے وقت جو روشنی دکھائی جاتی ہے وہ ½ انچ چوڑی افقی لکیر ہونی چاہیئے ٹیکسی کے میٹر کی روشنی کو بھی ڈھانپ دیا جائے تاکہ وہ نظر نہ آسکے وہ تمام روشنیاں جو گاڑی کا دروازہ کھولتے وقت خود بخود روشن ہو جاتی ہیں۔ کاٹ دینی چاہئیں۔ گاڑی کے اندر کی روشنیاں یا تو ڈھانپ دی جائیں۔ یا کاٹ دی جائیں۔ اگر آپ کی بائیسکل پر ڈینامو کی روشنی ہے تو اس کو بھی اسی طرح مدھم کریں جس طرح موٹر کی ہیڈ لیمپ کو مدھم کیا جاتا ہے جانوروں سے کھینچنے والی گاڑیاں اپنی روشنی گاڑی کے نیچے لگائیں۔

بسیں اور ٹرک وغیرہ

ہیڈ لیمپوں کی روشنی کو حسب ہدایات مدھم کرنے کے علاوہ بڑی گاڑیاں سامنے اور عقب میں دو چھوٹی روشنیاں جلا سکتی ہیں۔

اندر روشنی کرنے والی بتیاں باہر نظر نہ آئیں۔ بسوں کی روٹ نمبر کی روشنی صرف اتنی ہونی چاہیئے کہ پچاس فٹ سے نمبر پڑھا جا سکے۔

خطرہ ختم

جب سائرن ایک ہی آواز پر دو منٹ تک بجے تو سمجھئے کہ ہوائی حملہ کا خطرہ گذر گیا ہے۔

درخواست دعا

میرا بھانجہ عزیز فاروق احمد عمر ۲ سال دو ماہ عرصہ سے بعارضہ بخار و پیچش سخت بیمار ہے۔ پیچش کے ساتھ خون بھی آتا ہے تا حال کوئی افاقہ نہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

محمد نواز مومن ربوہ

میدانِ جنگ میں دادِ شجاعت دینے والے غازیوں اور شہیدوں کو اعزاز

صدر نے ہلالِ جرأت، ستارہ جرأت اور تمغہ جرأت عطا کئے

راولپنڈی ۲۳ ستمبر۔ صدر محمد ایوب خان نے بری فوج کے افسروں اور جوانوں کو شجاعت اور فرض شناسی کا مظاہرہ کرنے پر اعزاز دیئے ہیں ان اعزازات میں تین ہلال جرأت۔ انیس ستارہ جرأت اور بیس تمغہ جرأت ہیں۔ مسلح افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے اعزاز حاصل کرنے والے تمام افسروں اور جوانوں کو مبارکباد پیش کی ہے۔

پاکستانی فضائیہ کے ایک سکواڈرن لیڈر کو بھی ستارہ جرأت دیا گیا ہے۔ فوجی افسروں اور جوانوں کے نام پیغام میں جنرل موسیٰ نے کہا ہے کہ شجاعت اور فرض شناسی کے کارناموں پر آپ کو جو اعزاز ملے ہیں میں ان پر پوری فوج کی طرف سے اور اپنی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ملک کے دفاع میں آپ نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان پر ہم سب فخر کرتے ہیں۔ اعزاز پانے والوں میں جو ساتھی اب ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں وہ شہید ہوئے ہیں اور اس سے اچھی شہادت انہیں اور کیا حاصل ہوسکتی تھی کہ انھوں نے حملہ آور کے خلاف ملک کا دفاع کرتے ہوئے اپنی جان دے دی جن فوجی افسروں کو اعزازات دیئے گئے ہیں ان کے نام یہ ہیں:۔

ہلال جرأت

۱۔ میجر جنرل ابرار حسین ایم بی ای
۲۔ بریگیڈیر ملک عبد العلی
۔ بریگیڈیر احمد علی خان چوہدری

ستارۂ جرأت

۱۔ لفٹننٹ کرنل نثار احمد خان اے سی
۲۔ لفٹننٹ کرنل محمد شبیر اے سی
۳۔ لفٹننٹ کرنل عبد الرحمن اے پی (شہید ہوگئے)
۴۔ لفٹننٹ کرنل محمد صدیق خان بلوچ
۵۔ لفٹننٹ کرنل محمد حنیف، پنجاب
۶۔ میجر شاہ بہرام خٹک اے سی
۷۔ میجر رضا خان ۔ ۔
۸۔ میجر ضیاء الدین خان عباسی اے سی (شہید ہوگئے)
۹۔ میجر راجہ تجمل حسین خان آرٹلری
۱۰۔ میجر دلاور حسین بٹ آرٹلری
۱۱۔ میجر شاہ نواز بلوچ۔ (شہید ہوگئے)
۱۲۔ کیپٹن عبد الجلیل پنجاب۔ (شہید ہوگئے)
۱۳۔ لفٹننٹ حسین رضا۔ اے سی (شہید ہوگئے)
۱۴۔ رسالدار ریاض الحسن اے سی
۱۵۔ صوبیدار نثار علی خان۔ اے کے
۱۶۔ صوبیدار محمد شریف خان اے کے
۱۷۔ نائب رسالدار شمشاد۔ اے۔ سی (شہید ہوگئے)
۱۸۔ نائب رسالدار محمد خالق۔ اے سی (شہید ہوگئے)
۱۹۔ رسالدار عبد الحق اے سی۔

فضائیہ

صدر پاکستان نے فضائیہ کے سکواڈرن لیڈر خان نجیب احمد کو بھی ستارہ جرأت کا اعزاز دیا ہے سکواڈرن لیڈر نجیب احمد نے رات کے وقت دشمن کے ہوائی اڈوں پر متعدد حملے کئے اور سخت مقابلہ کے باوجود شجاعت اور قیادت کا شاندار مظاہرہ کیا۔

تمغۂ جرأت

۱۔ توپچی حوالدار اخلاص خان آرٹلری
۲۔ توپچی حوالدار اکبر دین آرٹلری
۳۔ حوالدار سکندر خان پنجاب (شہادت کے بعد)
۴۔ ایل ڈی غضنفر خان اے سی
۵۔ ایل ڈی عطا محمد اے سی
۶۔ ایل ڈی محمد اسلم اے سی
۷۔ نائیک محمد نذیر بلوچ (شہید ہوگئے)
۸۔ نائیک محمد اکبر الف الف
۹۔ اے ایل ڈی محمد سلیم اے سی
۱۰۔ اے ایل ڈی واحد گل اے سی
۱۱۔ اے ایل ڈی سلیم اختر اے سی
۱۲۔ اے ایل ڈی نذیر احمد اے (شہید ہوگئے)
۱۳۔ لانس نائیک گل حسن پنجاب (شہید ہوگئے)
۱۴۔ نائیک اصغر علی۔ الف الف
۱۵۔ ایس ڈبلیو آر غلام جیلانی اے سی
۱۶۔ ایس ڈبلیو آر محمد کریم اے سی (شہید ہوگئے)
۱۷۔ سپاہی فدا حسین پنجاب (شہید ہوگئے)
۱۸۔ سپاہی محمد یونس الف الف (شہید ہوگئے)
۱۹۔ سپاہی سردار حسین الف الف (شہید ہوگئے)
۲۰۔ سپاہی محمد حسین الف الف۔

تنازعہ کشمیر کو حل طلب چھوڑنا خطرناک ہے

نیویارک۔ ۲۳ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے کہا ہے کہ اگر تنازعہ کشمیر کو اس توقع پر حل کئے بغیر چھوڑ دیا جائے کہ وقت گزرنے کے ساتھ یہ زخم خود بخود مندمل ہو جائے گا تو یہ بات انتہائی خطرناک ہے۔

اوتھان نے کل جنرل اسمبلی کے روبرو بین الاقوامی صورت حال کے بارے میں جو رپورٹ پیش کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ کشمیر کے سوال پر موجودہ جنگ اس بات کا انتباہ ہے کہ سنگین معاملات کو وقت کے رحم وکرم پر چھوڑنا بے حد خطرناک ہے۔

لاعلاج بیماریوں کیلئے

جدید ہومیوپیتھی "کیورٹو سسٹم" کی مجرب ادویات نہایت کامیاب ہیں۔ تفصیلات کے لئے ملئے یا جوابی لفافہ بھیجئے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

امریکہ میں تبلیغ اسلام صفحہ ۳ سے آگے

دوران گفتگو اس کو فائل سے ایک حوالہ نکال کر دکھایا کہ بائیبل میں لفظ 'محدیم' آتا ہے جو رسول کریمؐ کا اسم مبارک ہے۔ مزید مطالعہ کے لئے اس کو لٹریچر دیا گیا۔ اس نے دوبارہ مشن میں آنے کا وعدہ کیا

BLACK MUSLIM تنظیم کے دو افراد مشن میں آئے ان کو اسلام کا کوئی علم نہ تھا۔ وہ گفتگو سے بہت متاثر ہوئے۔ مزید مطالعہ کے لئے ان کو سلسلہ کی کتب دی گئیں۔

تبلیغ:۔ مشن کے قریب ایک تقریب پر جس میں بہت سے لوگ شامل تھے مہمانوں میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ یوم التبلیغ منایا گیا جس میں اپنے محلے اور نزدیک کے دوسرے محلے کے افراد کو چائے پر مدعو کر کے ان کو اسلام کا پیغام دیا گیا۔ ہر ہفتہ کو احمدی احباب شہر کے مختلف حصوں میں لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ ایک روز تقریباً ۲۰۰ اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

تقریریں:۔ ایک ہائی سکول کے طالبعلم کی طرف سے دعوت ملنے پر ایک سکول میں دو کلاسوں کے سامنے باری باری تقریر کی۔ تقریر کے بعد طلباء نے سوال پوچھے جن کے جوابات دیئے گئے۔ بعد میں طلباء میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ایک یہودی تنظیم کی طرف سے تقریر کی دعوت ملی ہے

بیعت:۔ تین افراد بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوئے۔ دو عورتیں اور ایک نوجوان لڑکا۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ڈیٹن مسجد:۔ زیر تعمیر مسجد سرعت سے تکمیل کے مراحل طے کر رہی ہے مسجد کی تعمیر نے گرد و نواح کے ماحول میں ایک نیا شوق پیدا کر دیا ہے کئی افراد نے اس میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے مقامی پریس نے جلی حروف میں مندرجہ ذیل عنوان کے تحت مسجد کی تعمیر کی خبر دی گئی

"Moslems working on Mosque"

جماعت کے پریذیڈنٹ محمد قاسم اور رضا کار کی تصاویر شائع کی گئیں اور جماعت کے متعلق ایک آرٹیکل لکھا گیا اخبار میں ان تصاویر کے چھپنے کے بعد ڈیٹن کے رہنے والوں میں معلومات حاصل کرنے کا شوق زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔

(خاکسار سید جواد علی)

خصوصی ہیرے
دیگر بیش قیمت پتھر دلپسند و جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں۔
فرحت علی جیولرز۔ دی مال لاہور فون ۶۲۲۳

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس 19 روپے

پاکستان کی مسلح افواج نے آج تین بجے صبح فائرنگ بند کر دی

ہماری فوجیں فی الحال اپنے موجودہ مورچوں پر ڈٹی رہیں گی

راولپنڈی ۲۳ ستمبر۔ پاکستان کی مسلح افواج نے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے حکم پر آج مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق تین بجے صبح فائرنگ بند کر دی انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس وقت تک فائرنگ نہ کریں جب تک دوسری طرف سے ان پر فائرنگ نہ ہو۔ اگرچہ اب فائرنگ بند ہو چکی ہے تاہم ہماری فوجیں فی الحال اپنے موجودہ مورچوں پر ڈٹی رہیں گی ادھر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر او تھانٹ نے فوجی اور سول مبصروں کی ایک جماعت بنانا شروع کر دی ہے تاکہ فائر بندی کی نگرانی کی جا سکے۔

مسٹر او تھانٹ نے کہا ہے اس کام کے لئے ایک فوجی اور ساٹھ سول مبصروں کی ضرورت ہو گی۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ مبصر جلد از جلد اپنا کام شروع کر دیں انہوں نے بتایا ہے ان مبصروں کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہو گی ان میں آٹھ ہوائی جہاز اور مواصلات کا دیگر ساز و سامان شامل ہے انہوں نے تجویز پیش کی ہے کہ ان مبصروں کا ہیڈ کوارٹر فی الحال بھارت میں جالندھر اور پاکستان میں لاہور کو بنایا جائے۔ مبصروں کا ایک دستہ جو فلسطین میں متعین تھا کل رات وہاں سے روانہ ہونے والا تھا۔

اگر ایک خاص مدت کے اندر مسئلہ کشمیر حل نہ ہوا تو پاکستان اقوام متحدہ سے علیحدہ ہو جائیگا

سلامتی کونسل کے ہنگامی اجلاس میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر

نیویارک ۲۳ ستمبر۔ وزیر خارجہ پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کل صبح سلامتی کونسل کے ہنگامی اجلاس سے (جو پاکستان کی درخواست پر طلب کیا گیا تھا) خطاب کرتے ہوئے سلامتی کونسل کو خبردار کیا کہ یہ اس کے لئے آخری موقع ہے کہ وہ اپنے افتتاحیہ کام میں اخلاقی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر کا باعزت اور منصفانہ حل تلاش کرے آپ نے کہا اگر سلامتی کونسل ایک خاص مدت کے اندر اندر اس مسئلہ کو حل کرنے میں ناکام رہی تو پاکستان بھی اقوام متحدہ سے علیحدہ ہو جائے گا بی بی سی کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ مسٹر بھٹو کی تقریر سے سلامتی کونسل کے اراکین بہت متاثر ہوئے۔ نامہ نگار نے کہا ہے کونسل میں اب تک جو بہترین تقریریں ہوئی ہیں مسٹر بھٹو کی تقریر ان میں سے ایک تھی۔

ہماری جدوجہد ابھی ختم نہیں ہوئی ہمارے لئے متحد مستعد اور چوکس رہنا ضروری ہے

فائر بندی سے قبل قوم سے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا خطاب

راولپنڈی ۲۳ ستمبر۔ کل ساڑھے تین بجے سہ پہر ریڈیو پاکستان پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے فرمایا آج صبح میں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو مطلع کیا ہے کہ اگرچہ سلامتی کونسل نے جنگ بندی کے متعلق ۲۰ ستمبر کو جو قرارداد منظور کی ہے وہ ناکافی اور غیر تسلی بخش ہے۔ تاہم عالمی امن کی خاطر میں نے پاکستان کی مسلح افواج کو حکم دے دیا ہے کہ وہ کل صبح ۳ بجے سے فائرنگ بند کر دیں اور کشمیر پر اس وقت تک کوئی گولی نہ چلائیں جب تک کہ دشمن کی طرف سے ان پر گولی نہ چلائی جائے۔ صدر مملکت نے بتایا کہ حکومت ہندوستان نے بھی فائرنگ بند کرنا منظور کر لیا ہے اور اس نے بھی اپنی مسلح افواج کے نام اسی قسم کے احکام جاری کر دیئے ہیں آپ نے بتایا کہ اگرچہ فائرنگ بند ہو جائے گی لیکن فی الحال ہماری فوجیں اسی طرح اپنے مورچوں پر ڈٹی رہیں گی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میں نے اقوام متحدہ کو بتا دیا ہے کہ سلامتی کونسل کے کندھوں پر ایک سنگین ذمہ داری عاید ہوتی ہے یہ اس کے امتحان کا وقت ہے۔ اگر وہ اس علاقہ میں دیرپا امن چاہتی ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر مسئلہ کشمیر کے باعزت اور منصفانہ حل کی راہ ہموار کرے۔ اور اگر وہ اس اہم ذمہ داری کو ادا کرنے میں ناکام رہی تو پھر برصغیر اس سے بھی بڑی اور بھیانک جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آ جائے گا

صدر نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا دشمن نے ہماری مقدس سرزمین پر بغیر اعلان جارحانہ حملہ کیا ہم نے اس کے چیلنج کا مقابلہ کیا اور دنیا پر ثابت کر دیا کہ پاکستان کے لوگ اپنا دفاع خود کر سکتے ہیں پشاور سے لے کر چاٹگام تک ساری قوم فرد واحد کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی اور چند گھنٹوں کے اندر اندر دشمن کو پسپا کر دیا ہماری بہادر اور جانباز فوج نے اپنے سے بہت بڑی فوج کو گھیرے میں لے کر اسے زیر کر دکھایا دشمن نے لاہور میں اپنے پاؤں اکھڑتے دیکھے تو اس نے اور زیادہ قوت کے ساتھ سیالکوٹ کے علاقہ پر حملہ بول دیا۔ اس مقام پر ایک دن کے مختصر سے عرصہ میں جنگوں کی تاریخ میں ٹینکوں کی سب سے بڑی اور زبردست لڑائی ہوئی۔ جس میں بیک وقت چھ سو ٹینک استعمال ہوئے۔ اس سے پہلے ٹینکوں کی اتنی بڑی لڑائی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ہماری فوج نے انتہائی شجاعت اور اعلیٰ مہارت سے کام لے کر نہ صرف دشمن کے اس حملہ کو بھی پسپا کر دیا بلکہ دشمن کی بکتر بند اور پیدل فوج پر کاری ضرب بھی لگائی۔ اور اس طرح حملہ آور فوج کی جنگی طاقت کے ایک بڑے حصہ کو تباہ کر کے رکھ دیا اور اسے خود اپنے دفاع پر مجبور کر کے چھوڑا۔ ہماری ہوائی فوج نے بھی اعلیٰ کارکردگی اور بے مثال شجاعت کا ثبوت دیا اور جنگ کے دوران وہ فضاؤں پر پوری طرح چھائی رہی خدا تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے پاکستان کی سالمیت کو محفوظ رکھا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور اپنی فوج کے اس کارنامہ کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی سپاہی نے حق پر ہونے کی دولت ایمان کی قوت، بے پناہ شجاعت اور اعلیٰ مہارت کے بل پر اپنے خون سے اسلامی تاریخ میں ایک سنہری باب رقم کر دکھایا ہے ہمارے چھوٹے سے ہوائی بیڑے نے اپنے سے چھ گنا طاقتور دشمن پر پے در پے حملے کر کے اس کی فضائی طاقت کے ایک بڑے حصے کو تباہ کر ڈالا۔

اس موقع پر صدر مملکت نے اہل لاہور اور اہل سیالکوٹ کو ان کی ہمت و شجاعت اور دلیری پر خراج تحسین پیش فرمایا اور کہا میں اہل لاہور اور اہل سیالکوٹ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہیں ایک صبر آزما دور میں سے گزرنا پڑا ہے۔ ان کے کارناموں کی وجہ سے دشمن کی فوجی طاقت کی قلعی کھل چکی ہے۔ پوری قوم کو ان کے کارناموں پر فخر ہے اور وہ انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

صدر مملکت نے مزید فرمایا ہم کسی قسم کے جارحانہ عزائم نہیں رکھتے ہم محض اپنے دفاع اور لوگوں کے حق خود اختیاری کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ہم نے دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے فائر بندی پر آمادگی ظاہر کی ہے کہ ہم امن چاہتے ہیں سلامتی کونسل کی عالمی طاقتوں نے ہمیں پختہ یقین دلایا ہے کہ انہیں مسئلہ کشمیر کی سنگین نوعیت اور اس کے باعزت حل کی فوری ضرورت کا پورا احساس ہے۔ صدر نے امید ظاہر کی کہ یہ طاقتیں اقوام متحدہ کی قرارداد کو جلد از جلد عملی جامہ پہنائیں گی اور مسئلہ کشمیر کے باعزت حل کے لئے ٹھوس اقدامات عمل میں لائیں گی۔

صدر مملکت نے اپنے خطاب میں اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ اپنی اس جدوجہد میں ہمیں دنیا کے ان سب ملکوں کی حمایت حاصل رہی ہے جو امن اور آزادی پر یقین رکھتے ہیں چنانچہ آپ نے پوری قوم کی طرف سے چین، انڈونیشیا، ایران، ترکی، اردن، شام اور ان تمام دیگر ممالک کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے پاکستان کی تائید و حمایت میں آواز اٹھائی اور امداد کی فراخدلانہ پیشکش کی۔

صدر مملکت نے فرمایا ہمیں اپنا اتحاد اور استقلال اسی طرح قائم رکھنا ہے۔ ہر پاکستانی کو یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہماری جدوجہد ابھی ختم نہیں ہوئی ہم میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ وہ متحد، مستعد اور چوکس رہے اور اس بات کا خاص خیال رکھے کہ ہم نے قومی اتحاد اور تنظیم کی جو مثال قائم کی ہے اس پر کوئی حرف نہ آنے پائے اگرچہ ہماری منزل ابھی دور ہے لیکن اب ہم پہلے کی نسبت اس کے زیادہ قریب آ گئے ہیں۔